جملہ اور جملے کے اجزا

جملہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جس سے بات سمجھ میں آجائے۔ اگر جملہ کسی بات کی خبر دے جیسے چاند نکل آیا تو اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ اگر جملہ کسی چیز کے بارے میں سوال کرے۔ یہ قلم کس کا ہے؟ تو اسے جملہ استفہامیہ کہتے ہیں۔ اگر کسی کو آواز دی جائے جیسے: "جناب عالی! ذرا ادھر تشریف لائیے" تو اسے ندائیہ جملہ کہیں گے اور اگر کسی قم کے جذبات کا اظہار کیا جائے جیسے۔ افسوس! میں آپ سے مل نہ سکا۔" تو اسے جملہ فجائیہ کہیں گے۔

جملہ کے دو اجزا ہوتے ہیں۔

مسند: جملے میں جو کچھ کسی شخص یا چیز کی بابت کہا جائے اسے مسند کہتے ہیں۔

مسند الیہ: جملے میں جس شخص یا چیز کی بابت کچھ کہا جاتا ہے اس کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ اکبر لکھتا ہے" میں "اکبر "مسند الیہ اور لکھتا ہے "مسند ہے۔

جملے کی اقسام

مسند اور مسند الیہ کے لحاظ سے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

جملہ اسمیہ: اس جملے میں مسند الیہ ہمیشہ اہم ہوتا ہے جبکہ مسند بھی اسم ہوتا ہے کبھی فعل۔ جس جملے میں مسند الیہ اور مسند دونوں اہم ہوں اور اس میں فعل ناقص آئے تو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ مثلا "علم بڑی دولت ہے "زاہد بیمار ہے۔

پہلے جملے میں علم اور دولت دونوں اسم ہیں جبکہ دوسرے جملے میں زاہد اور بیمار دونوں اسم ہیں۔ جملہ اسمیہ کے مسند الیہ کو "مبتدا" اور مسند کو "خبر" کہتے ہیں۔ اجزا یہ ہیں۔

1 - مبتدا　　2۔ خبر　　3۔ فعل ناقص (جار مضرور متعلقات خبر سے ہو گا)

جملہ فعلیہ: جس جملے میں مسند الیہ اسم ہو اور مسند فعل ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ مثلا" انور پڑھتا ہے" انور مسند الیہ ہے اور مسند "پڑھتا" فعل ہے اور "ہے" فعل ناقص ہے۔ - جملہ فعلیہ کے بھی تین اجزا ہیں۔ 1 - فاعل　　2۔ مفعول　　3۔ فعل

اگر جملے میں جار مجرور آئے تو وہ متعلقات فعل سے ہو گا۔ اس جملے میں فعل ہمیشہ فعل تام ہوتا ہے۔" انور کتاب پڑھتا ہے "میں" انور "فاعل "پڑھتا"

فعل اور کتاب "مفعول اور "ہے "فعل ناقص ہے۔

جملے کے اجزائے ترکیبی بیان کریں۔ نیز جملہ فعلیہ کی تعریف کریں۔

جملے کے اجزائے ترکیبی

ہر جملے کے دو حصے ہوتے ہیں جن میں ایک خاص تعلق ہوتا ہے اور سننے پڑھنے والے تک مکمل مفہوم بن جاتا ہے۔ جملے کے ان حصوں کو اسناد کہتے ہیں۔ جس کے بارے میں کچھ کہا جائے اسے مسند الیہ اور جو کچھ کہا جائے اسے مسند کہا جاتا ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

جملہ فعلیہ

اس جملے میں بعض اوقات تو صرف فاعل اور فعل آتا ہے مثلاً: استاد صاحب آئے۔ شائستہ نے پڑھا۔یعنی جملہ فعلیہ کے مسند الیہ کو فاعل اور اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔ان دونوں جملوں میں استاد صاحب اور شائستہ؛فاعل ہیں جب کہ آئے اور پڑھا: فعل ہیں۔

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل، علامت فاعل، مفعول اور فعل بھی آتے ہیں۔ مثلاً: شکاری نے شیر مارا۔ اس جملے میں شکاری: فاعل (مسند الیہ) نے علامت فاعل، شیر (مفعول) اور مارا بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی (تقطیع) کریں۔

احمد نے ج میچ جیتا۔ اریب نے کتاب پڑھی۔ مہمانوں نے کھانا کھایا۔ چور نے شور مچایا۔

اس جملے میں احمد: فاعل (مسند الیہ) نے علامت فاعل، میچ (مفعول) اور جیتا بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

اریب نے کتاب پڑھی۔

اس جملے میں اریب: فاعل (مسند الیہ) نے علامت فاعل، کتاب (مفعول) اور پڑھی بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

مہمانوں نے کھانا کھایا۔

اس جملے میں مہمانوں: فاعل (مسند الیہ) نے؛ علامت فاعل، کھانا (مفعول) اور کھایا بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

بچوں نے شور مچایا۔

اس جملے میں بچوں؛ فاعل (مسند الیہ) نے؛ علامت فاعل، شور (مفعول) اور مچایا بطور مند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

ترکیب نحوی:

کسی جملے کے اجزا الگ الگ کرنے اور ان کا باہمی تعلق ظاہر کرنے کو ترکیب نحوی کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ کے مسند الیہ کو مسند خبر کہتے ہیں۔ درج بالا جملوں کی ترکیب نحوی کچھ یوں ہو گی:

سلمان، آمنہ، اکرم بچہ	مسند الیہ	مبتدا
ذہین، ایمان دار، محنتی، شرارتی	خبر	
ہے، ہیں، تھا	فعل ناقص	

SOCHBADLOBYMAK

ا۔ ترکیب نحوی کے لغوی معنی لکھیں۔

جواب: نحو کے لغوی معنی ہیں، طریقہ، رستہ، علم یعنی کسی شے یا امر کو اچھی طرح جاننا۔ نحو کا مطلب کلمات کو درست طور پر ادا کرتا اور ان کلمات کے باہمی تعلق کا علم رکھنا ہے۔ ترکیب نحوی کے تحت کلمے، جملے یا فقرے کے مختلف اجزا کو علیحدہ علیحدہ کر کے یہ بتایا جاتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ۔ کسی جملے کی نحوی ترکیب کرتے ہوئے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی نشان دہی یوں کی جائے گی کہ:

الف۔ اگر جملے میں فعل ناقص استعمال ہوا ہو، تو وہ جملہ فعلیہ ہو گا۔ فعل ناقص کے تعین کے لیے مبدا اور خبر کا علم ہونا چاہیے۔

ب۔ اگر جملے میں فعل تام استعمال ہوا ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہو گا۔ اس جملے میں فاعل، فعل اور متعلقات فعل کی پہچان کروانا ضروری ہو گا۔ متعلقات فعل خبر اور فعل سے متعلق الفاظ کہتے ہیں۔

ج۔ شعر یا مصرعے کی ترکیب نحوی کے لیے اسے پہلے نثری ترتیب میں لکھیں۔

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہا جاتا ہے۔ مسند الیہ وہ جز ہوتا ہے جس کے بارے میں کچھ کہا جائے اور مسند جملے کا وہ جز ہے جس میں کسی کے بارے میں کچھ بتایا جائے۔ (مسند الیہ ہمیشہ اہم ہوتا ہے مگر مسند کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل)۔ جملہ اسمیہ کا تیسرا بڑا جز فعل ناقص ہوتا ہے۔ فعل ناقص، اس فعل کو کہیں گے جس سے کسی کام کا پورے طور پر ہونا ظاہر نہ ہو جبکہ فعل تام، فعل ناقص کے ساتھ کوئی اور فعل ملانے سے بنتا ہے مثلاً تھا، فعل ناقص ہے لیکن اس کے ساتھ "گیا" لگائیں تو "گیا تھا" فعل تام ہو جائے گا۔

فعل تام جملہ اسمیہ کا فاعل، فعل لازم اور مفعول کے ساتھ اہم جز ہے۔ درج ذیل جملوں کی تقطیع کریں:

1: جوہری نے ہیرا چرایا۔
2: شکاری نے شیر مارا۔
3: حارث بہت صابر آدمی تھا۔
4: پاکستان اسلامی ملک ہے۔

1: جوہری نے ہیرا چرایا۔ (جملہ فعلیہ)

تقطیع اس جملے میں جوہری؛ فاعل (مسند الیہ) نے؛ علامت فاعل، ہیرا (مفعول) چرایا بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

2: حارث بہت صابر آدمی تھا۔ (جملہ اسمیہ)

تقطیع: اس جملے میں حارث؛ مسند الیہ (مبتدا)، بہت صابر آدمی مسند (خبر)، اور تھا بطور فعل ناقص استعمال ہوا ہے۔

3: شکاری نے شیر مارا (جملہ فعلیہ)

تقطیع: اس جملے میں شکاری: فاعل (مسند الیہ) نے؛ علامت فاعل، شیر (مفعول) اور مارا بطور مسند (فعل) استعمال ہوا ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

4: پاکستان اسلامی ملک ہے۔ (جملہ اسمیہ)

تقطیع: اس جملے میں پاکستان مسند الیہ (مبتدا)، اسلامی ملک؛ مسند (خبر)، اور ہے بطور فعل ناقص استعمال ہوا ہے۔

ترکیب نحوی کی مثالیں

زید بیمار ہے۔

ہے	فعل ناقص	
زید	مبتدا	جملہ اسمیہ ہوا
بیمار	خبر	

فیاض کا بھائی پانچ میں موجود تھا۔

تھا	فعل ناقص	
فیاض	مضاف الیہ	
کا	حرف اضافت	مبتدا
بھائی	مضاف	جملہ اسمیہ ہوا
میں	حرف جار	
باغ	مجرور	متعلق خبر
موجود	خبر	

SOCHBADLOBYMAK

صنعت تضاد

صنعت تضاد ایک ادبی صنعت ہے جس میں شاعر یا مصنف ایک شعر یا جملے میں دو متضاد (ایک دوسرے کے مخالف) خیالات، الفاظ یا کیفیات کو ایک ساتھ بیان کرتا ہے۔ اس کا مقصد بیان میں زور پیدا کرنا، یا کسی صورت حال کی پیچیدگی کو واضح کرنا ہوتا ہے۔ تضاد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں دو مخالف چیزیں یا حالتیں ایک ساتھ ہوں۔

مثالیں:

1. : بعض اوقات دن میں رات کا تذکرہ کرنا یا روشنی اور تاریکی کا ذکر ایک ساتھ کرنا: "آگ بھی ہے، پانی بھی ہے، روشنی بھی ہے، اندھیرا بھی۔"

2: . محبت اور نفرت جیسے متضاد جذبات کا ایک ساتھ بیان: "محبت بھی ہے، غصہ بھی ہے، چاہت بھی ہے، شکایت بھی۔"

3: . خوشی اور غم کو یکجا کرنا: "ہنس رہا ہوں دل کے رونے پر، کیا خوشی ہے غم کی باتوں میں۔"

تضاد کا مقصد زبان و بیان میں ایک مخصوص جمالیات پیدا کرنا ہوتا ہے، جو قاری کو غور و فکر پر مجبور کرتا ہے اور احساسات کو گہرائی سے بیان کرنے میں مدد دیتا ہے۔

حسن تعلیل

حُسنِ تعلیل ایک ادبی اصطلاح ہے جس میں شاعر یا مصنف کسی واقعے یا کیفیت کے پیچھے ایک خیالی، تخیلاتی یا خوبصورت وجہ بیان کرتا ہے۔ اس کا مقصد بات کو مزید دلکش، پرکشش اور مؤثر بنانا ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ حقیقت میں اس کی سائنسی یا منطقی وضاحت کی جائے۔

حسنِ تعلیل کی اقسام:

1: . خوبصورت خیالی وجہ: اس میں کوئی تخیلاتی اور خوبصورت وجہ بیان کی جاتی ہے جو حقیقت سے زیادہ جمالیاتی ہو، مثلاً: چاندنی رات کی روشنی کو محبوب کے چہرے کی مسکراہٹ سے تشبیہ دینا۔

2 . فطری یا قدرتی علت: یہاں شاعر قدرتی یا فطری عناصر کو کسی خوبصورت مفہوم میں پیش کرتا ہے، جیسے: پھولوں کا کھلنا محبت کی خوشبو سے منسلک کرنا۔

3 . محبوب سے منسلک تعلیل: اس میں کسی کیفیت یا واقعے کی وجہ محبوب کی صفات یا اس کی موجودگی کو ٹھہرایا جاتا ہے، مثلاً: پرندوں کا چہچہانا محبوب کی خوشی کے اظہار کے طور پر بیان کرنا۔

4 . تخیلی وجہ: اس قسم میں حقیقت کے بجائے ایک فرضی اور تخیلی وجہ بتائی جاتی ہے تاکہ بات میں زیادہ دلکشی پیدا ہو، جیسے: ہوا کا چلنا محبوب کے آنے کی خبر کے طور پر بیان کرنا۔ حُسنِ تعلیل کا بنیادی مقصد خیال اور جذبات کو زیادہ پر اثر اور دلکش بنانا ہوتا ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

مراعاۃ النظیر

تعریف: ایک ہی مضمون سے تعلق رکھنے والے مناسب الفاظ کو سلیقے سے استعمال کیا جائے تو پڑھنے اور سننے میں عبارت اچھی لگتی ہے، اسے **مراعاۃ النظیر** کا نام دیا جاتا ہے۔

مراعاۃ النظیر ایک ادبی صنعت ہے جس میں شاعر یا نثر نگار ایک شعر یا عبارت میں ہم جنس یا ہم نوع الفاظ کو جمع کرتا ہے، یعنی وہ الفاظ جو کسی نہ کسی پہلو سے ایک دوسرے سے متعلق یا مماثلت رکھتے ہوں۔ اس کا مقصد بیان میں حسن اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔

مراعاۃ النظیر کی مثالیں:

1 . قدرتی عناصر کا ذکر:؛"چاند، سورج، ستارے اور آسمان سبھی جھوم رہے تھے۔" یہاں تمام الفاظ آسمان سے متعلق ہیں اور ایک دوسرے سے ہم جنس ہیں۔

2 . پھولوں اور خوشبوؤں کا ذکر:"گلاب، چنبیلی، موتیا اور کیسر کی خوشبو سے باغ مہک رہا تھا۔" اس مثال میں تمام الفاظ خوشبوؤں یا پھولوں سے متعلق ہیں۔

3 . موسم کا ذکر:"بارش، بادل، بجلی اور ہوا سبھی مل کر ایک سماں باندھ رہے تھے۔" اس میں تمام الفاظ موسم کے عناصر ہیں۔

مراعاۃ النظیر کا بنیادی مقصد عبارت میں خوبصورتی، توازن اور تسلسل پیدا کرنا ہے تاکہ قاری کو ایک خاص جمالیاتی اور معنوی لطف حاصل ہو۔

تجنیس

تجنیس ایک ادبی صنعت ہے جس میں شاعر یا مصنف ہم آواز الفاظ (یعنی ایسے الفاظ جو تلفظ میں ایک جیسے ہوں) کو استعمال کرتا ہے، لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد بیان میں خوبصورتی، دلکشی اور کھیل یا چالاکی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ تجنیس کو اردو شاعری میں خاص اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہ فنکارانہ اظہار کو مزید دلکش اور مؤثر بناتا ہے۔

تجنیس کی اقسام:

1 . تجنیس تام: اس میں الفاظ بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں، لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔

مثال:"دل" (قلب) اور "دل" (چاہنا) "دل" اور "دل" ہم آواز ہیں لیکن معنی مختلف ہیں۔

2 . تجنیس ناقص: اس میں الفاظ کے کچھ حروف مختلف ہوتے ہیں لیکن آواز ملتی جلتی ہے۔

مثال:"سحر" (صبح) اور "سحر" (جادو) یہاں حروف کی ترتیب میں فرق ہے، لیکن آواز کی ہم آہنگی برقرار ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

3: . تجنیس زائد: اس میں ایک لفظ میں اضافی حرف یا حروف شامل ہوتے ہیں، لیکن صوتی مشابہت باقی رہتی ہے۔

مثال: "باد" (ہوا) اور "بادہ" (شراب)

4؛ . تجنیس محرّف: اس میں الفاظ کے کچھ حروف بدل جاتے ہیں لیکن آواز میں کچھ مشابہت ہوتی ہے۔

مثال: "کتاب" اور "خطاب"

تجنیس کی مثالیں:

"کیا خوب صورت ہے، صورتِ خوب کا جلوہ۔"

یہاں "خوب" اور "صورت" کو ملا کر خوبصورتی کے ساتھ معنی پیدا کیے گئے ہیں۔

"دل تو دل ہے، دل کی باتوں کا کیا اعتبار"!

"دل" ایک بار قلب کے معنی میں اور دوسری بار چاہت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

تجنیس زبان و بیان میں ایک فنی خوبصورتی اور کھیل پیدا کرتا ہے، جس سے کلام میں دلکشی اور معنوی گہرائی آتی ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

اصنافِ نظم

اصنافِ نظم اردو شاعری کی مختلف شکلیں اور انداز ہیں جن کے ذریعے شاعر اپنے جذبات، خیالات اور تجربات کا اظہار کرتا ہے۔ نظم کا مقصد مخصوص موضوعات کو آزاد یا پابند انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے۔ اردو شاعری میں کئی اصناف پائی جاتی ہیں جو مختلف طرز و اسلوب اور موضوعات کے حامل ہوتی ہیں۔

اصنافِ نظم کی چند اہم اقسام درج ذیل ہیں:

1: . **مثنوی:** مثنوی ایک طویل نظم ہوتی ہے جس میں کسی داستان یا واقعے کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے اور اس میں عموماً عشقیہ، رزمیہ، یا صوفیانہ مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔ مثال: میر حسن کی "سحر البیان"

2: . **مرثیہ:** مرثیہ ایسی نظم ہے جس میں کسی عزیز یا مشہور شخصیت کی موت پر غم کا اظہار کیا جاتا ہے، خاص طور پر حضرت امام حسینؓ اور کربلا کے واقعات پر مبنی مرثیے مشہور ہیں۔ مثال: میر انیس اور مرزا دبیر کے مرثیے۔

3: . **قصیدہ:** قصیدہ ایک طویل نظم ہوتی ہے جس میں بادشاہ، امیر یا کسی اہم شخصیت کی تعریف کی جاتی ہے، یا پھر کسی بڑے واقعے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

مثال: غالب کا "قصیدہ در مدح شاہ"

4: . **غزل:** غزل نظم کی ایک مقبول صنف ہے جس میں عشق، محبت، فلسفہ اور انسانی جذبات کو مختصر اور پر اثر انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ غزل کے ہر شعر میں ہم قافیہ اور ہم ردیف مصرعے ہوتے ہیں۔

مثال: میر، غالب، اور اقبال کی غزلیں۔

5: . **نظم معریٰ:** نظم معریٰ ایسی نظم ہوتی ہے جو کسی مخصوص قافیے اور ردیف کی پابند نہیں ہوتی، لیکن اس میں ایک باقاعدہ بحر موجود ہوتی ہے۔

مثال: ن م راشد اور میراجی کی نظمیں۔

6: . **آزاد نظم:** آزاد نظم کسی بھی بحر کی پابندی کے بغیر لکھی جاتی ہے اور اس میں شاعر کو مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خیالات کا اظہار کرے۔

مثال: فیض احمد فیض اور ن م راشد کی آزاد نظمیں۔

7: . **ہائیکو:** ہائیکو تین مصرعوں پر مشتمل ایک جاپانی صنف ہے جسے اردو میں بھی اپنایا گیا ہے۔ یہ عموماً کسی منظر یا کیفیت کو مختصر ترین الفاظ میں بیان کرتی ہے۔

مثال: محسن نقوی اور دیگر جدید شعرا کے ہائیکو۔

8: . **منقبت:** ایسی نظم جس میں بزرگان دین یا اولیاء اللہ کی مدح کی جاتی ہے۔ مثال: علی کے شان میں لکھی گئی منقبت۔

SOCHBADLOBYMAK

9: . **حمد**: حمد وہ نظم ہوتی ہے جس میں اللہ کی تعریف وتوصیف بیان کی جاتی ہے۔ مثال: مولانا حالی کی حمد۔

10: . **نعت**: نعت وہ نظم ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی تعریف ومدح بیان کی جاتی ہے۔ مثال: علامہ اقبال کی نعتیں۔

11: . **رباعی**: رباعی چار مصرعوں کی نظم ہوتی ہے جس میں عموماً ایک مکمل خیال یا فلسفیانہ موضوع پیش کیا جاتا ہے۔ مثال: مولانا رومی اور علامہ اقبال کی رباعیات۔

شاعری کی چند اصطلاحات

اردو شاعری میں مختلف اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جو شعر کی ہیئت اور ساخت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان میں سے چند اہم اصطلاحات کی تعریفات درج ذیل ہیں:

1: . شعر: شعر دو مصرعوں (لائنوں) پر مشتمل ہوتا ہے جن میں کوئی مخصوص خیال یا جذبات بیان کیے جاتے ہیں۔ دونوں مصرعے مل کر ایک مکمل معنی یا خیال پیش کرتے ہیں۔ مثال:

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں یہاں دو مصرعے ایک شعر کو تشکیل دیتے ہیں۔

2: . قافیہ:

قافیہ وہ ہم آواز الفاظ ہوتے ہیں جو شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں آتے ہیں۔ قافیہ کا مقصد شعری حسن میں اضافہ کرنا اور اشعار میں ایک لَے اور آہنگ پیدا کرنا ہوتا ہے۔

مثال:

دل*(قافیہ)، پل (قافیہ)، گل (قافیہ)*

3: . ردیف:

ردیف وہ لفظ یا الفاظ ہیں جو قافیہ کے بعد ہر شعر کے آخر میں بار بار ایک ہی صورت میں دہرائے جاتے ہیں۔ ردیف اشعار میں تسلسل اور یکسانیت پیدا کرتی ہے۔

مثال: دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں.

یہاں "ستائے کیوں" ردیف ہے۔

SOCHBADLOBYMAK

4: . مطلع: مطلع غزل یا قصیدے کا پہلا شعر ہوتا ہے جس میں دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ مطلع کا مطلب "طلوع" ہے، اور یہ شعر کا آغاز یا ابتدائی شعر ہوتا ہے۔ مثال: دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں

یہ غزل کا مطلع ہے۔

5 . مقطع: مقطع غزل کا آخری شعر ہوتا ہے جس میں عموماً شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے اور اس میں کوئی خاص بات، فلسفہ یا اختتام کا پیغام ہوتا ہے۔

مثال:

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر

غالبؔ، نہ سن، گر تو چمن سے جفا کرے

یہاں "غالبؔ" شاعر کا تخلص ہے، اور یہ غزل کا مقطع ہے۔

خلاصہ:

شعر: دو مصرعوں کا مجموعہ۔

قافیہ: ہم آواز الفاظ جو ہر دوسرے مصرعے کے آخر میں آتے ہیں۔

ردیف: قافیہ کے بعد آنے والے الفاظ جو بار بار دہرائے جاتے ہیں۔

مطلع: غزل کا پہلا شعر، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔

مقطع: غزل کا آخری شعر، جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

SOCHBADLOBYMAK